اسلام کے ارکان کتنے ہیں، چار پانچ، اگر پانچ ہیں تو کیا کلمہ طیبہ پڑھنا بھی نماز روزہ کی طرح بس فرض ہو گا، اگر نہ پڑھا تو کیا بس گنہ گار ہوئے، مزید وضاحت کے ساتھ مدلل جواب عنایت فرمائیں۔

سائل: رفعت حق
مکن پور شریف

الجواب

اسلام کے ارکان پانچ ہیں، البتہ کلمہ شریف پڑھنا بنیادی رکن ہے، اور چاروں ارکان کے لیے قطب کے درجہ میں ہے، بقیہ ارکان فرائض کے درجے میں ہیں، لہذا کلمہ شریف پڑھنا نفس اسلام کے لیے ضروری ہے، اس کے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتا، جبکہ دوسرے ارکان کی ادائیگی کمال اسلام کے لیے ضروری ہیں، ان کا ترک کرنے والا مسلمان رہے گا، لیکن گنہ گار اور فاسق شمار ہو گا، اگر یہ ترک انکار کے بطور ہو، تو کافر ہو جائے گا۔

حدیث شریف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا :
"بني الإسلام على خمس شهادة أن لا إله إلا الله و أن محمدا رسول الله و إقام الصلاة و إيتاء الزكاة و الحج و صيام رمضان "
(عام کتب حدیث)

مرقات المفاتیح میں ہے :
"و قطبها الذي تدور عليها الأركان هي الشهادة الناشئةعن صميم القلب الشاهد عليه لفظ الشهادة المشبهة بالعمود الوسط للخيمة و بقية شعبة الإيمان بمنزلة الاوتاد للخباء،قال الحسن رضي الله تعالى عنه فى مجمع شهود جنازة للفرزدق ما أعددت لهذا المقام فقال شهادة أن لا إله إلا الله منذ كذا سنة، فقال الحسن هذه العمود فأين الأطناب ،وهو تمثيل شبه الإسلام بخيمة عمودها كلمة التوحيد و الأطناب الأعمال الصالحة "

[مرقاة المفاتيح،ج:١،ص:١٣١،كتاب الإيمان،دار الكتب العلمية بيروت]

الکواکب الدراری میں ہے :

"و أما وجه تقديم كل منها فقد تقدم و هو أن الكلمة أصل ثم قدم الصلاة لأنها عماد الدين ثم الزكاة لأنها قرينة الصلاة،فإن قلت الإسلام هو الكلمة فقط و لهذا يحكم بإسلامهن تلفظ بها،فلم ذكر الأخوات معها،قلت تعظيما لأخواتها،حكم الإسلام فى الظاهر يثبت بالشهادتين و إنما أضيفت إليها الصلاة و نحوها لكونها أشهر شعائر الإسلام و أعظمها و بقيامه بها يتم إسلامه،و إنما هذه الأشياء مبنية على الإسلام،لأن الرجل مالم يشهد،لا يخاطب بهذه الأشياء الأربعة "

[الكواكب الدراري،ج:١،ص:٧٩،دار إحياء التراث العربي بيروت]

واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ:

احقر اکبر خان مداری عفی عنہ

نزیل حال سعودی عربیہ (حجاز شریف)

یکم رمضان المبارک 1443ھ

الجواب صحیح:

خوشنود خان مداری غفرلہ

صدر المدرسین مدرسہ مذکورہ وناظم اعلیٰ دار الافتا مداریہ

ماخوذ: فتاوی مداریہ، جلد اول، صفحہ ۷۳